راج انٹرنیشل کیا ہے؟

ضلع حافظ آباد کے ایک پسماندہ گاؤں ساکھی میں 'راج انٹرنیشل ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ' نامی تعلیمی ادارہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت میں خاص کردار ادا کر رہا ہے۔اس ادارہ کے بانی اور چیئر پرسن حاجی سیف الہ ضیا صاحب ہیں۔حاجی صاحب کی جاے پیدائش ساکھی ہے۔لیکن وہ آجکل اسلام آباد میں مستقل رہائش رکھے ہوئے ہیں اور زوم انجنیئر نگ نامی کمپنی کو چلا رہے ہیں۔اس ادارہ کے معاملات کو حاجی صاحب کی غیر موجودگی میں سر یعقوب اور عمر دراز صاحب دیکھتے ہیں۔

حدود اربعہ

یہ تعلیمی ادارہ حاجی سیف الہ ضیا صاحب کی والدہ محترمہ راج بی بی کے نام پر چل رہا ہے۔یہ ۹ کمروں پر مشتمل ہے۔پرنسپل صاحبہ کے لئے دفتر اسکے علاوہ ہے۔ایک کھیل کا میدان، لائبیریری دو عدد بیت الخلاٗ ہیں۔کمروں میں بجلی کے پنکھوں کی سہولت اور بچیوں کے بیٹھنے کیلئے ڈیسک موجود ہیں۔یہ سکول ایک کنال جگہ پر مشتمل ہے۔

سٹاف کی تعداد

سٹاف کی تعداد گیارہ ہے۔پرنسپل یاسمین صاحبہ کی تعلیمی قابلیت ایم.اے.ایم.ایڈ،بی.ایڈ ہے۔سنئیر ٹیچرز فراستہ بتول، گلناک ناصرہ اور سدرہ بتول کی تعلیمی قابلیت بی اے، بی.ایڈ ہے۔باقی ٹیچرز بی.اے ہیں۔

طالبات کی تعداد

یہ ادارہ صرف بچیوں کی تعلیم کیلیے وقف ہے۔بچیوں کی موجودہ تعداد 250 ہے اور روزانہ حاضری 90% ہوتی ہے۔یہ باقاعدگی سے آتی ہیں۔لیکن یہ باقاعدگی بہت جدوجہد سے ہوئی ہے۔کیونکہ پسماندہ علاقہ ہونے کی وجہ سے شعور کم ہے۔اس لیے جو کام بھی کریں اس میں جدوجہد باقی اداروں کی نسبت زیادہ کرنا پڑتی ہے۔لیکن ہمارے عزائم پست نہیں ہیں۔

اسمبلی کا طریقہ کار

بچیوں کی اسمبلی کا طریقہ کار جدید اداروں کی طرح بہت چاق وچوبند ہے۔بچیاں تلاوت قرآن پاک نعت شریف پڑتی ہیں۔حاجی صاحب کیلیے دعا کرتی ہیں قومی ترانہ،اقوال زریں ہوتے ہیں۔جو بچیاں اسمبلی کر رہی ہوتی ہیں وہ سوال جواب تیار کر کے لاتی ہیں اور اسمبلی میں موجود کسی بھی لڑکی سے سوال کا جواب پوچھ سکتی ہیں۔آخر میں ہلکی پھلکی ورزش کروائی جاتی ہے جو ساری بچیاں مل کر کرتی ہیں

۔اسطرح دن کا آغاز بہت دلچسپ ہو جاتا ہے اور بچیاں تازہ ذہن کے ساتھ اپنی اپنی کلاسوں میں چلی جاتی ہیں اور اپنی پڑھائی کرتی ہیں۔

پڑھائی کا طریقہ کار

پڑھانے کا طریقہ کار کسی بھی تعلیمی ادارہ سے کم نہیں ہے۔سرکاری سکولوں کے ساتھ بورڈ کے امتحانات پانچویں جماعت آٹھویں جماعت میٹرک کی جماعتوں اور ایف.اے کی جماعتوں کے ہوتے ہیں۔اور بچیاں بورڈ کے امتحانات پاس کرنے کے بعد سرکاری سکولوں کی بچیاں جیسی ہی اسناد اور ڈگریاں حاصل کرتی ہیں۔اسطرح انکی اسناد کا معیار کم یا زیادہ ہونے کا خدشہ نہیں ہوتا۔

اساتذہ اور طلبہ کا رویہ

اساتذہ اور بچیوں کا رویہ آپس میں دوستانہ اور حوصلہ افزائی کرنے والا ہے۔بلا وجہ کی مار پیٹ یا ڈانٹ ڈپٹ بچیوں کو نہیں کی جاتی۔تاکہ بچیوں کے اذہان پھلیں پھولیں اور نشو و نما پائیں۔

فیس (ماہوار)

2008 میں پرائمری حصے کی فیس 10 دس روپے ماہوار تھی مڈل حصے کی 30 تیس روپے اور میٹرک حصے کی 50 روپے تھی۔اب 2009 کے مطابق پرائمری حصے کی فیس 20 بیس روپے ہوگی، مڈل حصہ کی 50، میٹرک حصہ کی 100 روپے اور ایف.اے کلاسز کی 250 ہوگی۔یہ فیس اساتذہ کی تنخواہیں پوری نہیں کر سکتی۔اسطرح یہ ادارہ ایک طرح سے مفت تعلیم مہیا کر رہا ہے۔

زائد از نصابی سرگرمیاں

بچیوں کی ہمہ پہلو تعلیم و تربیت کیلئے سکول کے اندر مختلف قسم کی کھلیوں مثلاً بیڈ منٹین، رسہ کشی، گولہ تھرو، دوڑ وغیرہ کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔بزم اداب کروایا جاتا ہے۔مینا بازار وغیرہ زائد از نصابی سرگرمیوں میں شامل ہے۔

بچیوں میں اعتماد ھونا

ہمارے تعلیمی ادارے میں پڑھنے والی بچیوں میں اعتماد بہت زیادہ ہے۔وہ کہیں بھی جائیں تو کوئی نہ کوئی اچھی بات کسی کے سامنے بھی پیش کر سکتی ہیں۔کسی بھی موضوع پر بول سکتی ہیں۔تقریر کر سکتی ہیں۔بورڈز کے امتحانات کیلئے جاتی ہیں تو وہاں آگے بڑھ چڑھ کر نعت تلاوت وغیرہ کرتی ہیں جبکہ اس وقت زیادہ تر بچیاں نروس ہو جاتی ہیں۔

بچیوں کی نگرانی

بچیوں کی نگرانی کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ بچیوں کی تفریح کا وقت بھی ہوتا ہے لیکن انکو تفریح کیلیے ہر چیز سکول کے اندر مہیا کی جاتی ہے۔ ان کو باہر نکلنے کی اجازات نہیں۔ اور تفریحی اوقات میں بھی ایک استانی کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ بچیوں کی نگرانی کرے۔ بچیاں سکول آتے وقت اور چھٹی وقت حجاب میں آتی ہیں اور اس بات کی بھی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔

سٹاف کا آپس میں رویہ

پرنسپل صاحبہ اور ٹیچرز کا آپس میں رویہ بھی دوستانہ ہے۔ مختلف مسائل پر تبادلہ خیال فراخدلی سے کیا جاتا ہے۔ یہ سارا کام ٹیم ورک کا نتیجہ ہے۔ کسی بھی ادارے کو کوئی ایک انسان اکیلا نہیں چلاسکتا۔ سارے مل جل کر کام کرتے ہیں۔ بلاوجہ کے فاصلے آپس میں نہیں رکھے جاتے۔ کھلے دل مسئلے مسائل سنے اور سنائے جاتے ہیں۔

سربراہان کی حوصلہ افزائی

سربراہان جن میں حاجی سیف الہ ضیا اُنکی بیگم اُنکی بیٹیاں اور ہمشیرہ آپی کنیز صاحبہ کا رویہ سٹاف کے ساتھ بالکل ایسے ہی جیسے ہم اور وہ سارے ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ اُنکی اتنی حوصلہ افزائی کیوجہ سے ہم سارے بلاجھجک اور دھڑلے سے کام کرتے ہیں بلاوجہ کی روک ٹوک اور حکم دینے والا رویہ راج انٹرنیشل کے سربراہان نے نہیں اپنایا۔ جو بھی کام ہم ادارے کی بہتری کیلیئے درست سمجھتے ہیں وہ سب کچھ کرنے کی ہمیں اجازت ہے۔

عوامی تعاون کی کمی

گاؤں کے لوگوں کا کردار اور تعاون بہت مایوس کن ہے۔ اِتنا فائدہ حاصل کرنے کے باوجود اور تعلیم ہونے کے باوجود لوگوں کا رویہ اور تعاون نہ ہونے کے برابر ہے۔ تنقیدی رویہ ہے۔ گو کہ عورتوں کے لڑنے کا رجحان کم ہوگیا ہے لیکن تعلیم کی اہمیت کو زہن میں جگہ نہیں دے سکیں۔ بات سمجھنے میں بہت وقت لگاتی ہیں یا جان بوجھ کر نہیں سمجھنا چاہتیں۔ بہرحال اب ہم مایوس ہوکر کام چھوڑ تو نہیں سکتے۔ دیرپا کاموں کے نتائج بھی آہستہ آہستہ ہی ملتے ہیں۔

سالانہ نتائج کی تقریب

سالانہ امتحانات کے نتائج کا پروگرام بڑی گرمجوشی سے منایا جاتا ہے۔ جس میں بچے اگلی کلاسوں میں ترقی پاتے ہیں۔ 250 بچیوں کی

مائیں اپنی بچیوں کا رزلٹ لینے آتی ہیں۔ یہ ایک رنگارنگ تقریب ہوتی ہے۔ پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو انعامات سر حاجی سیف الہ ضیا صاحب کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ ساری اُستانیوں کو اچھی کارکردگی کی بناء پر انکو بھی انعامات دیئے جاتے ہیں۔ بچیاں پروگرام میں نعت تلاوت کے علاوہ قومی نغمے، تقاریر اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں۔

بورڈز کے امتحانات اور نتائج

جو بچیاں بورڈز کے امتحانات پاس کرتی ہیں اُنکو بھی انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اور ہماری بچیاں بورڈز سے بھی شاندار نمبروں سے کامیابیاں حاصل کرتی ہیں۔ بورڈز کا زلٹ بھی ہمارے ادارے کا ہر سال سو فیصد ہوتا ہے۔ بچیاں 640 تک اور 672 تک نمبرز حاصل کر چکی ہیں۔ ہمیں مستقبل میں قوی اُمید ہے کہ ہماری بچیاں اپنے علاقے کے تمام اداروں کی بچیوں کے مقابلے میں ٹاپ TOP کریں گیا۔ انشاالہ العزیز۔